بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 13 راگست 2004 بمطابق 26 جمادی الثانی 1425 ہجری بروز جمعہ بوقت صبح گیارہ بجے زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

اَعُوذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیَم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیَم

یَآ یُّھَاالَّذِیۡنَ آمَنُوۡاِذَانُوۡدِیَ لِصَّلٰواۃِ مِنۡ یَوۡمِ الۡجُمُعَۃِفَسۡعَوۡ اِلاذِ کۡرِاللّٰہِ

وَذَرُو الۡبَیۡعَo ذَالِکُم خَیۡرُ الَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ o فَاِذَاقُضِیَتِ الصَّلٰواۃُ

فَانۡتَشِرُوۡافِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡمِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَاذۡکُرُو اللّٰہَ کَثِیۡرَالَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم

ترجمہ: اے ایمان والو! جب آذان ہو نماز کی جمعہ کے دن تو ڈوڑ واللہ کی یاد کو۔ اور چھوڑ دو خرید وفروخت۔ یہ بہتر ہے تمھارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے پھر جب تمام ہو چکے نماز تو پھیل جاؤ زمین میں اور ڈھونڈ و فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا تا کہ تمھارا بھلا ہو۔

جناب اسپیکر: (وقفہ سوالات) یہ اپوزیشن والے کہاں ہیں؟

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی): سوال کرنے والے ہیں نہ جواب دینے والے ہیں۔ وہ جی آرہے ہیں۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم زیارتوال صاحب اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

محمد نسیم تریالئی: جناب والا! کوہستان میں سکردو کے قریب بس حادثے میں بلوچستان کے پانچ کوہ پیا

شہید ہوگئے آپ سے request ہے کہ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی مولانا صاحب دُعا کریں۔ (دُعا کی گئی)

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر آپ کی اجازت سے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ گزشتہ ماہ پی ایس ڈی پی پر ہمارے کچھ خدشات تھے کچھ تحفظات تھے پھر جناب یہاں ایوان سے ایک کمیٹی تشکیل دی اور ہم نے یہاں سے بطور ثالث آپ کو مقرر کرنے کی التجا کی اور پھر وہی بات ہے ہمارے اپوزیشن کے ساتھیوں کو پی ایس ڈی پی میں یکسر نظر انداز کیا گیا ہے جناب! ہمارے بھی تو حلقے ہیں ہمارے عوام ہیں ہمارے بھی تو علاقوں کو ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت ہے یہ پی ایس ڈی پی جو ہے صرف تین چار اضلاع میں ہمارے سنیئر منسٹر ہیں قائد ایوان صاحب ہیں اور ہمارے محترم وزیر خزانہ ہیں تمام جتنی بھی پی ایس ڈی پی کی اسکیمات دیکھیں بلاک الوکیشن ہو یا پی ایس ڈی پی کی دیگر اسکیمات ہو یہ اپنے علاقوں میں لے جا چکے ہیں جناب! یہ تو کوئی اچھا رویہ نہیں ہے یہ کوئی اچھی روش نہیں ہے اسپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں جو ناانصافی ہوئی ہے وہ آپ تک پہنچا دی اگر آپ بھی اس پر توجہ نہیں دیں گے یا ہمارے حق کی بجائے ان کی جانبداری کریں آپ ہمیں بتائیں ہم کس کے پاس جائیں ہم فریاد کس کو کریں اجناب اسپیکر! ہمارے حلقے جو نظر انداز ہوئے ہیں ان کے متعلق ہمارے قائد ایوان نے آخری اجلاس میں اپنی تقریر میں یہاں تک کہا تھا کہ میں اپوزیشن کے ساتھیوں کو ایڈجسٹ کروں گا جب تک ہماری ایڈجسٹمنٹ پی ایس ڈی پی میں نہیں ہوگی یہ ایوان چلانا ذرا مشکل ہوگا۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! یہ جو آپ نے دو دن کا ٹائم مانگا تھا اس کا جواب نہیں آیا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! جو بات آپ نے رکھی ہے اچھی بات ہے جمہوری بات ہے اصول کے مطابق بات ہے لیکن جناب اسپیکر! جس بات کا نتیجہ نہ نکلے جب کوئی گفت وشنید ہو جائے نتیجہ نہ نکلے بغیر نتیجہ کے gathering کرنا وقت کا ضیاع ہیں جناب اسپیکر! کوئی ایسا بندہ ہمیں ایوان کے اندر نظر نہیں آتا کہ ہمیں اس بات کی ضمانت دے کہ جو بات ہم کریں گے اس کی emplement ہوگی۔ جناب! آپ کو معلوم ہے ہم یہاں تحریک لائے تھے چھاؤنیوں

کے خلاف کہ یہاں چھاؤنیاں تعمیر کرنے کی کسی قسم کی ضرورت نہیں ہے عوام کو فتح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے فوج کا یہ کردار نہیں ہے کہ عوام کو فتح کریں فوج کا کردار یہ ہے کہ ملک کا دفاع کریں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ بات ذرا اس طرف لائیں میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مذاکرات کے بعد اس کا رزلٹ آئے گا رزلٹ اب چاہتے ہو دنیا میں مذاکرات ہوتے ہیں بات چیت ہوتی ہے اس کے بعد اس کا نتیجہ نکلتا ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کی گارنٹی، بھائی گارنٹی تو جب آپ کسی بات پر متفق ہوگئے تو ہم بعد میں نتیجہ کو دیکھیں گے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! بطور ٹیسٹ اس بات کو ٹیس کرتے ہیں کہ ایک دفعہ پی ایس ڈی پی کے معاملے میں آپس میں بیٹھتے ہیں اگر پی ایس ڈی پی کا معاملہ واقعتاً نتیجہ خیز ثابت ہوا تو اس پر ہم غور کریں گے اور اس پر ہم صلاح مشورہ کریں گے۔

جناب اسپیکر: او کے سردار صاحب! اس بات کا جواب آپ ہمیں دے دیں کہ جو میری تجویز تھی اس کو reject کرتے ہو یا accecpt۔

کچکول علی ایڈووکیٹ (لیڈر آف اپوزیشن): جناب اسپیکر! میں آپ کو اس کا جواب دے دونگا ہم نے اپنے دوستوں کے ساتھ صلاح مشورہ کیا ہے جو ہمارے لیڈر حضرات ہیں لیکن کچھ مسائل ایسے ہیں جو میرے اور آپ کے آپس میں نہیں ہیں خاص کر یہاں جو فوجی آپریشن ہو رہی ہے چھاؤنیوں کا مسئلہ ہے جو وفاق کے ساتھ ہے وہاں وہ مسئلے جو اب تک حل طلب ہیں اور اس کے لئے کچھ مذاکرات ہوئے ہیں خدا کرے وہ مسئلے مثبت حل اختیار کریں لہٰذا اس میں ہم آپ کو اطلاع دیں گے کہ وہ جو فیڈرل اشوز ہیں اور وہاں جو سلسلہ گفت وشنید کا جاری ہے اس کو ہم exclude کر کے جہاں تک پی ایس ڈی پی ہے اور بلوچستان میں اس وقت میرٹ کے برخلاف اور دیگر جتنی کمزوریاں ہیں اس سلسلے میں دیکھیں بات تو یہ ہوتی ہے کہ نتیجہ خیز ثابت ہو بقول آپ کے۔ اس قسم کے گفت وشنید پر ہم بالکل حاضر ہیں اور ہم چاہتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے ایک موقف جو اختیار کیا ہوا ہے اس کو پورا کر لیں گے پھر اس مسئلے کو چھوڑ دیں گے ہمیں تجربہ ہوا ہے دو تین دفعہ اور اب دیکھیں ہم لوگ بھی

الرٹ ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ گفت وشنید تو کرلیں گے بار بار میٹنگ تو کرلیں گے لیکن وہاں اس فلور پر جو یقین دہانی کر دیتے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوگا ہم سے تو بڑھ کر جناب والا نے تو رولنگ بھی دی ہے آپ کی رولنگ پر بھی ہمارے ٹریژری بنچ والوں نے عمل درآمد نہیں کیا ہے اس کا بھی احترام نہیں کیا ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہم اسمبلی کو سلیقے سے چلائیں کیونکہ اگر اسمبلی نہیں ہوگی تو ہمارے مسائل جو ہماری مشکلات ہیں اور ہم نے اپوزیشن اس لئے اختیار کیا ہے کہ ہم ان مسئلوں کو اجاگر کر لیں گے ورنہ ہمیں بھی یہ ڈنڈے اور جھنڈے پسند تھے لیکن ہم نے جو priority fix کئے تھے کہ ہم ان ڈنڈے اور جھنڈے کے چکر میں نہ آجائیں ہم لوگ بلوچستان کے مسائل کو اسمبلی میں اٹھالیں کیونکہ اسمبلی ہر وقت اپوزیشن کے لئے سودمند ہوگی لیکن بات یہ ہے کہ اسمبلی میں جو اُن کا رویہ ہے یا یہاں کی جو روایات ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ لوگ کی جو پریولیج ہے وہ ہمیں دیں۔ ہم ان پریولجز کے چکروں میں کبھی نہیں آئے ہیں ہم کہتے ہیں کہ جو بجٹ ہے بجٹ ایک اقتصادی معاملہ ہے اقتصادی معاملوں کے جو مضمرات ہوتے ہیں نتائج ہوتے ہیں وہ بیس تیس سال کے بعد نظر آئینگے۔ اس وقت جو پاکستان کی اکانومی کی دس سالہ منصوبہ بندی ہے یہ ہمارا جو بجٹ ہے یہ اس کے بطن ہی سے نکلا ہوا ہے اگر یہ ساری اسکیم آپ دس سال تک صرف چار اضلاع میں دے دیں جو بقایا بلوچستان جو ایک وسیع عریض صوبہ ہے کیا ان علاقوں کے ساتھ ایک زیادتی نہیں ہوگی؟ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ ہمارے سارے سینئر افسران یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! آپ ایک بات سنیں۔ اب ہر دفعہ ہم آپ کو مکمل موقع دیتے ہیں جب آپ واک آؤٹ کرتے ہو بجٹ کے اجلاس میں مجھے یاد ہے مولانا واسع صاحب تمام ریکارڈ لے کر ہاؤس کے سامنے پیش ہو جائے اور ہم نے پچھلے سال جو رولنگ دی تھی اس پر کہاں تک عمل ہوا ہے پھر جب وہ آئے آپ نے میری بات نہیں مانی آپ لوگ نکل گئے اس نے وہ تمام پیش کیا۔ اگلے دن جب آئے کہا نہیں یہ تو پچھلے سال کا ہے میں نے کہا تھا کہ میں نے بھی تو اس کو پچھلے سال کے لئے کہا تھا اس سال پر اب بیٹھیں گے پھر میں نے آپ کی خاطر واللہ علم۔ آپ کی خاطر میں نے یہ قبول کی اور ورنہ میں یہ پیشکش نہ کرتا کمیٹی میں نے تشکیل دی کہ یہ مل بیٹھ کر یہ معاملات حل کر دیں پھر آپ نے

گارنٹی کی بات کی کہ نہیں آپ ذمہ داری لے لیں اگر آپ اس وقت سٹرائیک نہ کرتے تو یہ بات یہاں تک نہ پہنچتی۔اب بھی یہ بلوچستان کی اسمبلی ہے اس کو چلنے دیں ورنہ چلائیں گے ورنہ اپوزیشن کے رول کے بغیر اسمبلی میں وہ جان نہیں ہوگی ورنہ ایسا نہیں ہے یہ چلتی ہے لیکن ہم نے آپ کی خاطر آپ سے بار بار رکوئسٹ کی کہ آپ کوئی راستہ نکالیں۔مل بیٹھ کر راستہ نکالیں جو خدشات ہیں اتنے بھی نہیں ہیں جتنے آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ پی ایس ڈی پی صرف چار اضلاع میں ہے۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ</u>: جناب! میں آپ کو suggest کرلوں گا یہ بلوچستان کا بجٹ ہے بلوچستان کے پیسے ہیں اور ہماری بلوچستان یونیورسٹی میں اکنامسٹ موجود ہیں چار اکنامسٹ کی ایک کمیٹی تشکیل دیں مجھے اور واسع صاحب کو اکنامکس کی ابجد کا پتہ نہیں ہے انہیں کہیں کہ بلوچستان کا بجٹ بنا دیں اور جو بجٹ کے اصول وقواعد ہیں اس کے تحت ان پیسوں کو استعمال کرلیں ابھی جناب! دیکھ لیں وہ کہتا ہے اس کو اس چیز کی ضرورت ہی نہیں ہے میں ایک بات بتادوں کہ کچھ ایسے علاقے ہیں جہاں واٹر لیول اتنا نیچے گیا ہے کہ وہاں بور نہیں ہوسکتا ہے لیکن زورا آوری سے کہ کچکول کہتا ہے کہ میرا علاقہ ہے یہاں دوسو بور لگیں اور وہاں جو واسع صاحب کا علاقہ ہے وہاں بور لگ سکتا ہے لیکن وہاں واسع صاحب کی دست رسی نہیں ہے وہاں بور نہیں ہونگے آیا یہ اکنامکس یا ترقیاتی سپرٹ ہے ہم تو کہتے ہیں ایک باشعور انسان کچھ کام کرلے گا ہم لوگ تو blindely ہر ایک کہتا ہے میرا کام ہو میرا کام ہو۔میرا حلقہ ہو۔

<u>جناب اسپیکر</u>: اوکے کچکول صاحب!

<u>جناب اسپیکر</u>: جمالی صاحب! آپ اس مسئلے کا حل نکالیں یہ لوگ کب تک سٹرائیک کریں گے؟

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی)</u>: جناب اسپیکر! میں رکوئیسٹ کروں گا اِن سے میں یہ استدعا کروں گا کہ وہ کہتے ہیں کہ جی پہلے ہمیں گارنٹی دیں۔اب گارنٹی تو اِنسان کی زندگی کی بھی نہیں سانس کی بھی نہیں ہے کسی چیز کی نہیں ہے۔مگر اُن کا جو مطالبہ ہے genuine ہے اور ہمیں اِس بات کو consider کرنا چاہیئے اور بیٹھ کے آخر چلانا ہے افہام وتفہیم سے۔ایوان کو بھی چلانا

ہے اِس صوبے کو بھی چلانا ہے۔ اب یہ نہیں کہ سارا کچھ گورنمنٹ اپنے لئے کرے اور ہمارے جو اپوزیشن کے بھائی ہیں اُن کے لئے کچھ نہ کریں۔ اِن کے grievances ہیں اور ہمیں اکٹھا چلنا چاہیئے میں اِس بات کی support کرتا ہوں مگر یہ request اِن سے یہ بھی کرتا ہوں جو اِنہوں نے طریقہ اپنایا ہوا ہے وہ اسمبلی کی کارروائی کے لحاظ سے ایک مہذب طریقہ نہیں ہے جو پہلے اِنہوں نے کیا تھا۔ یہ میں ضرور اپنے بھائیوں سے کہوں گا۔ اور اب جو بھی ہے اُس دِن بھی میں یہ اِن سے گزارش کر رہا تھا کہ آپ نے احتجاج کرنا ہے آپ اسمبلی میں کریں تقاریر کریں ہماری بھی کوتاہیاں ہوں گی گورنمنٹ کی آپ اُن کو اُجاگر کریں مگر یہ جو طریقہ پہلے کبھی اس اسمبلی میں نہیں ہوا تھا کہ بھئی آپ بجٹ کی چیزیں پھاڑ کے رکھ دیتے ہیں یا کتابچے پھاڑتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے جناب اسپیکر میرے لحاظ سے۔۔۔(مداخلت) سر! دیکھیں تھوڑا سا تشریف رکھ لیں میں آپ کے حق ہی کی بات کر رہا ہوں۔ تو میں اِس لحاظ سے کہوں گا کہ اگر آپ یہ روّیہ اختیار کریں گے تو ہم بھی خدانخواستہ مجبور ہو جائیں گے ہم کہیں گے کہ جی۔۔۔ میرے اپنے لحاظ سے بالکل گورنمنٹ کی accommodative policy ہونی چاہیئے۔ اور یہ نہیں ہے کہ یہ صاحب ہمارے پاس آتے ہیں یا ہم اِن کا کام نہیں کرتے ہیں۔ ہم اِن کو بالکل oblige کرتے ہیں۔ ہم یہ کبھی نہیں سوچتے ہیں کہ جی کچکول علی صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں تو ہماری مخالفت کریں گے۔ پر ہم کہتے ہیں کہ as a M.P.A. ۔ ہمارا بھائی چاہے لانگو صاحب ہوں، شاہ صاحب ہوں، بلیدی صاحب ہوں ہم سب کو عزت دیتے ہیں۔ زیارتوال صاحب کو۔ تو ہمیں ایک چیز آپ بھی بیٹھ کے تعین کرا لیں کہ بابا ٹھیک ہے گورنمنٹ کا حصہ جو ہے۔۔۔ اب وہ جیسے claim کر رہے ہیں کہ جی چار ڈسٹرکٹس میں۔ میں سمجھتا ہوں ایسی کوئی بات نہیں۔ کہ جی سارا پی ایس ڈی پی ہمارے چار

اضلاع میں چلا گیا ہے۔ ہر ضلع کو اگر آپ اُٹھا کے دیکھیں اپنے حصے کا مِلتا ہے مگر اب کیونکہ accommodative policy رکھنی ہے گورنمنٹ نے اسمبلی چلانی ہے تو میں اِس ایوان سے یہ گزارش کروں گا آپ سے بھی اور ہمارے بھائیوں سے بھی کہ ضرور ہم بیٹھ کے اِس پر بات کریں اور جو بات کریں اُس کو پایہءِ تکمیل تک پہنچائیں۔ یا آپ جھوٹے وعدے نہیں کریں۔ اگر آپ وعدہ کرتے ہیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں آپ پورا کریں۔ یا اگر آپ اُن کو نہیں دینا چاہتے ہیں آپ کہیں کہ جی ہم آپ کو نہیں دے سکتے ہیں۔ وہ جیسا کہتے ہیں یا آدھا خیرُ ویا چھڑا خیرُ و۔ آپ وہ بات کریں۔ مگر کیونکہ یہ معزز ممبر ہیں اور میں اِنہیں یہ بھی تلقین کروں گا as a تھوڑا سا بزرگ ہوتے ہوئے کہ اسمبلی کی کارروائی چلائیں اور یہ چھوٹی چھوٹی حرکتوں سے ذرا باز آجائیں۔ یہ ذرا مہربانی کریں۔ باقی ہم اِن کو ہر لحاظ سے accommodate کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کمیٹی بنائیں بٹھائیں جو بات گورنمنٹ کرے اُس کو وہ پورا ضرور کرے۔ مہربانی۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ:</u> جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر:</u> جی۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ:</u> میں کچھ اِسکی explaination کر دوں۔ بات یہ ہے کہ ہم لوگ یہاں اپوزیشن میں ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بلوچستان کی اسمبلی ہے۔ یہاں سارے بلوچستان کے خطے کی ہم بات کر رہے ہیں۔ اور اسوقت جو ملازمتیں ہیں سر! ہمیں پتہ ہے کہ لوگ کتنے در بدر خاک بسر ہیں۔ ابھی آپ تین سو ملازمتیں لیں گے ایک فنانس منسٹر کہتا ہے کہ جب تک آپ لوگ مجھے بڑا share نہیں دیں گے پھر میں وہاں sanction نہیں کرلوں گا۔ اور کچھ ایسے ہمارے با اثر منسٹر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آجائیں bargaining کرلیں اور یہ post سارے تین ڈسٹرکوں

میں جائیں۔آیاباقی علاقوں کےلوگوں کوجوبیروزگار ہیں اُنہیں کاحق نہیں ہے؟یہ ساری چیزیں ایسے ہی ہیں ہم لوگ کچھ سوچیں۔ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسوقت جو پوسٹیں آئی ہیں وہ بھی اِنہوں نے تین چار ڈسٹرکٹوں تک محدود کی ہیں۔ اور دوسری جو اسوقت ایک چرچا ہو رہا ہے کہ ہو reduction poverty کی بات یہ ہے کہ بڑے بڑے project ہوں گے وہاں کےلوگوں کوروزگار ملے گا تب وہاں بیروزگاری ختم ہوگی اُنہوں نے purchasing power قوت خرید ہوگی۔اگر صرف تین ڈسٹرکٹوں میں کام ہوں، وہاں روزگار ہوں۔ابھی تربت کا آدمی ژوب میں جا سکتا ہے روزگار کیلئے۔تربت میں بھی روزگار کے مواقع فراہم کرلیں تاکہ وہاں کے بھی labour کو روزگار ملے۔چمن کے علاقے میں بھی روزگار کے مواقع فراہم کریں تاکہ وہاں کے بیروزگارلوگوں کو روزگار ملے تاکہ وہ بھی اپنا گھر میں ایک بوری آٹا لاسکیں۔ہم یہ دیکھ رہے ہیں یہاں عقل کے۔۔۔ہم لوگوں نے وہاں رکھ دیا ہے،ہم لوگ جذبات اورایک افراتفری نفسانفسی کے عالم میں ایک کشمکش ہے۔ سی ایم کہتا ہے مجھے دوسودو۔واجہ احسان شاہ کہتا ہے مجھے تین سودواورایک زورآوروزیر کہتا ہے کہ مجھے چارسودو۔آیاباقی بلوچستان بھاڑ میں جائے؟

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے کچکول صاحب آپ یہ بتائیں ایک کمیٹی بناؤں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: سر! کمیٹی کے لئے۔۔۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر: جی ایک منٹ۔کچکول صاحب کیا کمیٹی بناؤں؟

کچکول علی ایڈووکیٹ: سر! دیکھیں بات یہ ہے کہ کمیٹی کے سلسلے میں آپ سے خود ہی آکرآپکے چیمبر میں بات کروں گا۔ اس وقت زیارتوال نہیں ہیں ہمارے اور اتحادی نہیں ہیں نواب صاحب یہاں نہیں ہیں۔کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں صلاح ومشورہ لینا ہوتا ہے۔

محمد نسیم ترپالئی :اجلاس ملتوی کر دیں تا کہ یہ تمام معاملات حل ہو جائیں اسکے بعد آپ اسمبلی کی کارروائی چلائیں۔

جناب اسپیکر: نہیں۔

محمد نسیم ترپالئی: جیسا کہ بجٹ کے اجلاس میں آپ نے دس دن میں اجلاس کو ملتوی کر دیا تو اس کمیٹی کے لئے مسئلے کے حل کے لئے دو دن اگر اجلاس ملتوی ہو جائے تمام کارروائی کو دو دن کے لئے التواء میں رکھیں۔

جناب اسپیکر: نسیم بھائی! دیکھو ایک تو جب کل پرسوں میں نے تجویز دی تھی وہ بھی تقریباً یہی لگتا ہے کہ آپ لوگ اسکو accept نہیں کریں گے وہ تو ٹھیک ہے۔اَب پھر تجویز دے رہا ہوں کہ کمیٹی بنالیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: آپ ایک جج ہوں گے کرسی پر تشریف فرما ہوں گے۔آپ ایک guarantor ہوں گے کرسی پر تشریف فرما ہوں گے۔جناب اسپیکر صاحب! ہماری باتوں کو اور اُن کی باتوں کو دُرست اور غلط قرار دینا اُسی کی ذمہ داری ہوگی۔مولانا واسع صاحب کہیں گے کہ یہ بات اِس طرف ہے۔یہاں سے کچکول صاحب کہیں گے کہ یہ بات اِس طرح سے ہے ابھی اس کو پایہءِ تکمیل تک پہنچانا، اِس کی ثالثی کرنا، اِس کو آخری نتیجہ تک پہنچانا یہ کس کی ذمہ داری ہے؟

جناب اسپیکر: ایک چیز نوٹ کریں اعظم صاحب! اور کچکول صاحب! سُنیں۔کمیٹی جب بن جائے گی تو اُسمیں یہ نہیں ہے کہ جو سو پرسنٹ آپ کے demand ہیں وہ پورے ہونگے۔جو وہاں طے ہوا اُس پر پھر عملدرآمد کیلئے ہم اُن سے request کرائیں گے کہ آپ یقینی بنائیں۔جی۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی۔

اختر حسین لانگو: سب سے پہلے تو میں جمالی صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ اُنہوں نے کچھ حقیقت پسندی کا مظاہرہ کیا۔ جہاں تک اُنہوں نے چھوٹی حرکتوں کا کہا تو جمالی صاحب ہم نے مجبور ہو کر وہ حرکتیں کیں۔ بھوتانی صاحب کے ساتھ جو اُس دِن ہم نے مظاہرہ کیا تھا اُن کے اُس دن کی جو تحریک استحقاق کے حوالے سے جو رولنگ یا جو کارروائی تھی آیا آپ ایمانداری سے کہیں اپنے دِل پر ہاتھ رکھ کے کہیں کہ آیا اسمبلی کے رولز آف بزنس اِسکی اجازت دیتے ہیں؟

جناب اسپیکر: آپ بات کو کہاں لے جا رہے ہو؟ پلیز۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! میں آپ کی طرف آ رہا ہوں آپ کے پوائنٹ کی طرف آ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: پلیز اِس کمیٹی کی بات کریں۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! اِس سے پہلے بھی اِسی اسمبلی میں معاملات طے کرائے گئے۔ پچھلے پی ایس ڈی پی کے حوالے سے آپ نے مولانا عبدالواسع اور جام صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی جو تحقیقات کرتی ہے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں جو appointments ہوئے تھے۔ ہم نے معلومات کی ہیں وہ انکوائری بالکل مکمل ہے لیکن اُس پر عملدرآمد کروانے کے لئے اُس کو ڈائریکٹر کے ٹیبل کے دراز میں lock کیا گیا ہے۔ ڈائریکٹر ایم ایم ڈی کے دراز میں آج بھی وہ اُس کمیٹی کو بنائی تھی یا جن لوگوں کی انکوائری کے احکامات دیئے گئے تھے اُنہوں نے انکوائری مکمل کی۔ چونکہ انکوائری کی رپورٹ کچھ حقیقت پر مبنی تھی اُنہوں نے اُس حقیقت کو تالہ بند کر دیا۔ آیا آج ہم پھر آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ کچکول صاحب نے آپ سے ٹائم مانگ لیا ہے۔ ہمارے پارلیمانی لیڈر حضرات آئیں گے اور آپ سے باتیں کرنے کے لئے ہم بالکل تیار ہیں جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر:ok۔آج آپ بیٹھیں گے؟

اختر حسین لانگو:اِس بات چیت کا پھر انجام پچھلے سال کی پی ایس ڈی پی اور اُس کمیٹی کی طرح جو ایگریکلچر کے حوالے سے تھی آیا پھر ایک ڈائریکٹر کے دراز میں پڑی رہے گی۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر:لانگو صاحب! سُنیں۔یہ جو پچھلے سال کی آپ بار بار بات کررہے ہیں میں کہتا ہوں اُس پر بھی بیٹھیں کہ اُس پر عمل ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے؟

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ:جناب اسپیکر! جیسا کہ اسمبلی کے custodian اسپیکر ہیں وہ رولنگ دیتا ہے یا کچھ ہدایت جاری کرتا ہے لیکن ان پر عمل درآمد نہیں ہوتا جس سے اپوزیشن کا اعتماد مجروح ہو چکا ہے لہٰذا اس بات کو ٹرم آف ریفرنس میں لائیں کہ گزشتہ جو رولنگ ہے ان پر کیوں عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔اور ابھی جو مسئلہ درپیش ہے اس کے لئے بھی لائحہ عمل طے کریں۔

جناب اسپیکر: کچکول صاحب! treasury benches والے کہتے ہیں کہ اپوزیشن رولنگ پر عمل نہیں کرتی اور آپ فرمارہے ہیں کہ وہ لوگ عمل نہیں کرتے۔اس بات کو طے کرتا ہے کون عمل نہیں کرتا؟

کچکول علی ایڈووکیٹ: یہ تو فیصلہ آپ کریں کہ کون ملامت ہے؟

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی): پچھلے دنوں اخبار میں آیا تھا کہ اسمبلی کی قائمہ کمیٹیز جو قائم ہوئی ہیں ان کے ابھی تک چیئرمین منتخب نہیں ہوئے۔یہ چھوٹے چھوٹے جو مسائل ہیں۔کیونکہ custodian آپ ہیں اس ہاؤس کے اور مجھے تھوڑا افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں نے پچھلی دفعہ بائیکاٹ کردیا مطلب اعتراضات یہی تھے ان کی ناراضگی کی وجہ بھی یہی تھی کہ جی ہم قائمہ کمیٹیز میں حصہ نہیں لیں گے۔یا ان کے چیئرمین شپ نہیں لیں گے تو آج میں ان سے یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کرکے اپنا فیصلہ واپس کرلیں اور قائمہ کمیٹیز میں شامل ہوجائیں۔

جناب اسپیکر: جمالی صاحب! آپ کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ انہوں نے استعفیٰ دے دیا میں

نے ان کور کوایا پھران سے پوچھا اس کے بعد میں نے ان کے استعفیٰ منظور کیے۔ اب میں نے دوبارہ فائل تیار کیا ہے۔ پھر اسمبلی میں نئے ممبر شپ کیلئے ان سے درخواست کرتے ہیں جو بھی کرتے ہیں وہ بیٹھ کر اسی اجلاس میں اس کو بھی طے کریں گے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب اسپیکر! میری بھی یہی گزارش ہے۔ کہ اس اجلاس میں اگر ہو جائے تو بہتر ہے۔ اور ہمارے مسائل دوچار ہوتے ہیں جس میں آپ کے ۱۹۷۴ء کے بنے ہوئے ہیں rules of procedure اور کافی کچھ اس میں تبدیلیاں لانی ہیں جن کو up date کرنے ہیں۔ میں ان سے بھی یہی گزارش کروں گا اور آپ سے بھی کہ اسی اجلاس میں ایک تو یہ بھر پور شرکت کریں ان کو جو بھی تقاریر کرنی ہے۔ اعتراضات ہیں ہمارے آنکھوں پہ مگر ایک procedure جو ہے اسمبلی کا وہ تو complete کریں۔ کیونکہ جو کچکول صاحب کی بات اور لانگو صاحب کی بات ہے۔ یہ آپ کمیٹی کو بھیج دیں گے وہاں پر میٹنگ کر کے اس کا حل آپ کے سامنے پیش کریں گے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: جناب! اس کو ہم carry on کریں گے اور آپ کے ساتھ بیٹھے گے نواب صاحب آ جائے دیکھے جی ایک چیز کو wind up کرنا کچھ اس کے بھی ethic ہے زیارتوال صاحب نہیں نواب صاحب نہیں ہم نے آج میٹنگ رکھی تھی لیکن یہ ناگزیر حالات کے تحت وہ نہ آ سکے دو دن میں وہ آ جائینگے اس سے قبل کہ وہ آ جائے میں اور آپ کچھ discussion کر لیں گے۔

جناب اسپیکر: ایسا کرتے ہیں ویسے بھی اجلاس میں دو دن کا وقفہ ہے۔ آج کی کارروائی مختصر ہے اس کارروائی کو فارغ کرتے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جب تک پی ایس ڈی پی پر بات چیت نہیں ہوگی اس وقت تک ہمارا یہاں پر بیٹھنا اچھا نہیں ہوگا۔ یہ ہماری مجبوری ہے ہم کسی صورت میں یہاں نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی): یہاں بیٹھ کر آپ بڑی خوبصورت لگتے ہیں ۔ کچکول صاحب! آپ میری ایک گزارش سنیں اسپیکر صاحب نے آپ کی ساری بات مان لی ہے اور ہماری گزارش بھی مان لی ہے۔ اب آپ اس میں تھوڑا سا لچک پیدا کریں کیونکہ آج دو تین بلز ہیں اگر

یہ کارروائی آپ ملتوی کردیں ایک لوکل باڈیز کا important بل ہے اور آج آخری تاریخ ہے دوسرے صوبوں میں اسے تھرو آرڈیننس کیا اور یہاں اس کو اسمبلی میں پیش کررہے ہیں۔فرق یہ ہے اور میں آپ کی مدد چاہتا ہوں اگر آپ لوگ مہربانی کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ: ٹھیک ہے یہ جو ہمارے اصول ہیں اس سے ہم نہیں ہٹیں گے ہم لوگ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ جائینگے یہ بات ان کو consider کرینگے ۔اس وقت ہماری جو protest ہے وہ جاری ہے اس لئے ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا)

جناب اسپیکر: Question_No456,466,467,484,586,587,588,685,689 نمٹائی جاتی ہیں۔محرکیں موجود نہیں ہیں سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): آج متعدد معزز وزراء اور معزز ممبران نے بوجہ سرکاری امور ذاتی مصروفیات بیماری اور بسلسلہ جشن آزادی کی غرض سے اپنے اپنے حلقے گئے ہیں۔انہوں نے اجلاس سے رخصت کی درخواستیں دی ہیں۔نواب محمد اسلم رئیسانی ،سید احسان شاہ وزیر خزانہ ,جے پرکاش وزیر اقلیتی امور ,مسٹر محمد اسلم بھوتانی ڈپٹی اسپیکر اور مولانا نور محمد وزیر خوراک۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

جنا بمحمد اکبر مینگل اپنی تحریک التواء نمبر 129 پیش کریں۔محرک موجود نہیں ہے لہذا تحریک نمٹا دی جاتی ہے۔جناب اختر حسین لانگو تحریک التوا نمبر 131 پیش کریں۔محرک موجود نہیں ہے لہذا تحریک التواء نمٹا دی جاتی ہے۔محترمہ روبینہ عرفان صاحبہ اپنی قرارداد نمبر 84 پیش کریں۔

محترمہ روبینہ عرفان۔ جناب اسپیکر! میں قرارداد واپس لیتی ہوں چونکہ اس کی باری کافی تاخیر سے آئی ہے۔لیکن صوبائی حکومت کو اور خصوصاً محکمہ تعلیم کے جو پالیسی میکرز ہیں ان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے نصاب میں انگریزی زبان کو شامل کرلیا گیا ہے۔اور امید کرتی ہوں کہ انگریزی زبان کو نصاب میں شامل کرکے اسطرح ہم امید کرسکتے ہیں کہ مزید ہمارے صوبے میں بہتری آئیگی اور ہمارے بچے زیادہ انگریزی سیکھ سکیں گے اور ملک اور صوبے کی خدمت کرسکیں گے کیونکہ آج کے اس

جدید ٹیکنالوجی کی دور میں انگریزی ضروری ہے۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 84 کو واپس کیا جاتا ہے۔ شیخ جعفر خان مندوخیل اپنی قرارداد نمبر 88 پیش کریں۔

میر جان محمد جمالی: جناب اسپیکر! جعفر خان صاحب تو موجود نہیں اگر special permition دے تاکہ میں اسکو پیش کروں کیونکہ یہ پورے صوبے کے مفاد میں ہے۔

جناب اسپیکر: اجازت ہے۔

قرارداد نمبر 88

میر جان محمد جمالی: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ گزشتہ مالی سال 04-2003 کے دوران روڑوں کی تعمیر کے لئے مختص فنڈز میں سے کوئٹہ ژوب تا ڈی آئی خان روڈ نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جبکہ صوبہ میں کوئٹہ تا کراچی روڈ کے بعد مذکورہ روڈ اہمیت کے لحاظ سے دوسری پوزیشن پر ہے۔ جس کی تعمیر سے کوئٹہ تا اسلام آباد براستہ پشاور بذریعہ سڑک صرف ۱۲ گھنٹے سفر رہ جاتا ہے۔ لہذا کوئٹہ تا ژوب تا ڈی آئی خان روڈ کی تعمیر فوری طور پر مکمل کی جائے۔ نیز ژوب تا کوئٹہ روڈ جس کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے کی بھی نیشنل ہائی وے کے معیار پر نئی روڈ تعمیر کی جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد جو پیش کی گئی وہ یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ گزشتہ مالی سال 04-2003 کے دوران روڑوں کی تعمیر کے لئے مختص فنڈز میں سے کوئٹہ ژوب تا ڈی آئی خان روڈ نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جبکہ صوبہ میں کوئٹہ تا کراچی روڈ کے بعد مذکورہ روڈ اہمیت کے لحاظ سے دوسری پوزیشن پر ہے۔ جس کی تعمیر سے کوئٹہ تا اسلام آباد براستہ پشاور بذریعہ سڑک صرف ۱۲ گھنٹے سفر رہ جاتا ہے۔ لہذا کوئٹہ تا ژوب تا ڈی آئی خان روڈ کی تعمیر فوری طور پر مکمل کی جائے۔ نیز ژوب تا کوئٹہ روڈ جس کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے کی بھی نیشنل ہائی وے کے معیار پر نئی روڈ تعمیر کی جائے۔

سوال یہ ہے کہ قرارداد منظور کی جائے؟ (قرارداد منظور ہوئی)

قرارداد نمبر 105 اور 110 محرکین کی عدم موجودگی کی بنا پر قرارداد پیش نہیں ہوسکی۔

لہٰذا اب اسمبلی کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر اجلاس ملتوی ہوا)

اجلاس کی کارروائی گیارہ بجکر چالیس منٹ پر جناب اسپیکر صاحب کی زیر صدارت میں شروع ہوئی۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (سرکاری کارروائی)

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی۔ بلوچستان اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات و مواجبات و استحقاقات کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر اسی اینڈ جی اے ڈی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی مذکورہ قانون نمبرے مصدرہ 2004 کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر اسی اینڈ جی اے ڈی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو منظور کیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ بلوچستان اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو منظور کیا جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) بلوچستان اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 مصدرہ قانون نمبرے منظور ہوا۔

وزیر پارلیمانی امور بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے ترمیمی مسودہ قانون مصدہ 2004 کی بابت تحریک

پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر اسی اینڈ جی اے ڈی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)

وزیر پارلیمانی امور مسودہ قانون نمبر11 مصدرہ 2004 کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر اسی اینڈ جی اے ڈی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو منظور کیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو منظور کیا جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2004 کو منظور ہوا۔

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 16 اگست 2004 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کی کارروائی گیارہ بجکر پچپن منٹ پر 16 راگست 2004 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی۔